107305 - مریض کو ڈاکٹر نے روزے رکھنے سے منع کر رکھا ہے

سوال

میں جوان ہوں اور میرا نچلہ حصہ فالج زدہ ہے، میں چلنے پھرنے کے لیے ویل چئر استعمال کرتا ہوں، ڈاکٹر نے مجھے روزہ رکھنے سے منع کر رکھا ہے؛ کیونکہ سارا دن میرے جسم کو پرنظم طریقہ سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور روزہ رکھنا اور پانی نہ پینا میرے گردوں کے لیے نقصاندہ ہے.
لیکن میں نے ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل نہیں کیا اور پچھلے رمضان المبارك كے روزے رکھے تھے، کیا میں نے نافرمانی کا ارتکاب تو نہیں کیا ؟
اور کیا میرے لیے آئندہ رمضان المبارك كے روزے رکھنا جائز ہیں، برائے مہربانی مجھے مشورہ دیں، ڈاکٹر بھی مسلمان ہے کیا میں اس کی بات مانتے ہوئے روزے نہ رکھوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مسلمان مکلف شخص پر جو روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو فرض ہیں، اور اگر کسی بیماری کی بنا پر اس کے لیے روزے رکھنا مشکل ہوں یا اس کے لیے روزے رکھنے میں مشقت ہوتی ہو یا وہ دن میں دوائی استعمال کرنے کا محتاج ہو مثلا گولیاں اور سیرپ وغیرہ استعمال کرتا ہو تو اس شخص کے لیے روزہ چھوڑنا مشروع ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے، اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا البقرۃ (185).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی پسند کرتا ہے کہ اس کی دی گئی رخصت پر عمل کیا جائے، بالکل ویسے ہی جیسے اللہ تعالی کو اپنی معصیت و نافرمانی ناپسند ہے "

مسند احمد حديث نمبر (5839) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (564) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

آپ مزيد فائدہ كے ليے سوال نمبر (11107) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اس بنا پر جب يہ ثابت ہو جائے كہ آپ كے ليے روزہ ركھنا نقصاندہ ہے اور كوئى قابل اعتماد ڈاكٹر كہ كہے تو پھر آپ كے ليے روزہ چھوڑنا واجب ہو جائيگا، اور آپ كے ليے روزہ ركھنا جائز نہيں ہوگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ كو اپنے ہاتھوں ہلاكت ميں مت ڈالو البقرۃ (195).

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نہ تو كسى كو نقصان دو، اور نہ ہى كسى دوسرے سے نقصان اٹھاؤ "

سنن ابن ماجۃ حديث نمبر (2341) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح سنن ابن ماجۃ ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور يہ ديكھتے ہوئے كہ آپ نے پچھلے رمضان المبارك ميں روزے ركھے ہيں اور آپ كو كوئى ضرر اور نقصان نہيں ہوا، ہمارى تو رائے يہى ہے كہ آپ كسى دوسرے ڈاكٹر سے بھى اس سلسلہ ميں مشورہ كر ليں جو پہلے سے زيادہ قابل اعتماد ہو اور آپ كى حالت كو سمجھتا ہو، اگر وہ آپ كو روزہ ركھنے كا كہے تو ركھ ليں، اور اگر وہ بھى روزہ چھوڑنے كا كہتا ہے تو پھر روزہ مت ركھيں.

رہا مسئلہ قضاء كا تو اگر آپ كى بيمارى وقتى ہے اور دائمى نہيں تو آپ شفايابى كا انتظار كريں، جب اللہ تعالى شفاياب كر دے تو آپ پچھلے سارے روزے ركھ ليں.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى تم ميں سے بيمار ہو يا مسافر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے البقرۃ (184).

ليكن اگر آپ كى بيمارى دائمى ہے اور اس سے شفايابى كى بھى اميد نہيں تو آپ ہر دن كے بدلے ميں ايك مسكين كو كھانا كھلا ديں.

كھانا كھلانے كے بارہ ميں مزيد معلومات حاصل كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (39234) كے جواب كا مطالعہ كريں.

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ اور سب مسلمان بیماروں کو عافیت و شفایابی نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .